خلاصۂ درس:۱۸

نوٹ: فاعل جس طرح اسم صریح ہوتا ہے اسی طرح کبھی کبھی **مؤوّل بہ اسم صریح** ہوتا ہے۔ جیسے آیت قرآنی: أَ وَ لَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّا أَنْزَلْنا۔ اس میں لَمْ يَكْفِ کا فاعل جملۂ أَنَّا أَنْزَلْنا ہے۔ اب اس کو تاویل مصدر میں لے جا کر إِنْزَالُنَا مفرد بنادیں گے؛ اسی کو کہتے ہیں **مؤوّل بہ اسم صریح**۔

۳۔ فعل کا اسناد فاعل کی طرف

فاعل کے لئے فعل کو استعمال کرنے کے دو اہم قاعدے یہاں پر قابل ذکر ہیں:

أ۔ مفرد، تثنیہ اور جمع ہونے کی حیثیت سے۔

☜ فاعل اگر اسم ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد ہو گا۔ جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ، ضَرَبَ الزَّيْدَانِ، ضَرَبَ الزَّيْدُوْنَ

☜ فاعل اگر ضمیر ہو تو فعل اس کے مطابق ہو گا یعنی واحد ہو تو فعل بھی واحد جیسے زَيْدٌ ضَرَبَ، تثنیہ ہو تو تثنیہ جیسے الزَّيْدَانِ ضَرَبَا اور جمع ہو تو جمع ہو گا جیسے الزَّيْدُوْنَ ضَرَبُوْا۔

ب۔ مذکر و مؤنث ہونے کی حیثیت سے۔

- مؤنث حقیقی یعنی وہ جس کے مقابلہ میں جاندار مذکر ہو۔

☜ حقیقت میں فعل کو لازمی طور پر دو صورتوں میں مؤنث لایا جائے گا:

أ۔ جب فاعل اسم ظاہر مؤنث حقیقی ہو اور فاصلہ نہ ہو۔ جیسے قَامَتْ هِنْدٌ

ب۔ جب فاعل مؤنث کی ضمیر ہو۔ جیسے الشَّمْسُ طَلَعَتْ، زَيْنَبُ قَامَتْ

☜ بقیہ صورتوں میں تذکیر و تانیث دونوں جائز ہے جیسے ضَرَبَ یا ضَرَبَتِ الْيَومَ هِنْدٌ، طَلَعَتْ یا طَلَعَ الشَّمْسُ

تتمہ: فاعل اگر جمع تکسیر ہو تو وہ مؤنث غیر حقیقی (مجازی) کے جیسا ہے یعنی فعل کا مذکر و مؤنث دونوں لانا جائز ہے جیسے قَامَ الرِّجَالُ یا قَامَتِ الرِّجَالُ۔

ImamSadiq.tv